بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

فرمایا ظالم بادشاہ کے خوف قتل سے وہ منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو شک ہوگا کوئی کہے گا حمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لاولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری معرفت حاصل نہ ہوگی خدایا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو کبھی نہ پہچانوں گا۔ خدایا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حلال کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سنا۔

۳۰ـ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ» قَالَ: مدثر ۷۴/۸
إِنَّ مِنَّا إِمَاماً مُظَفَّراً مُسْتَتِراً؛ فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۳۰۔ آیہ واذا نقر الناقور کے متعلق فرمایا بے شک ہم میں ایک امام غائب مظفر و منصور ہوگا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہوگا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا غَضِبَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ نَحَّانَا عَنْ جِوَارِهِمْ.

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

اُناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو امر امامت میں محق و مبطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہے

(بَابُ) ۷۹

مَا يُفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحِقِّ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الْإِمَامَةِ

۱ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَبْدِاللهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً

الحسنؑ بن علیؑ۔

میں نے اس مرد یمنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ پس میں آگیا پھر وہ یمنی یہ کہتا ہوا اٹھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اے اہلبیت ذریۃ بعضہا من بعض، یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیر المؤمنین اور حق دیگر آئمہ خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔ اسحاق راوی ہے کہ ابوہاشم جعفری نے فرمایا۔ میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام مہجع ابن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن ام غانم ہے اور یہ وہی زنِ عربیہ ہے جس کو صاحبۃ الحصاۃ کہتے ہیں اس کے پتھر پر مہر لگائی امیر المومنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہ نے۔

٥ـ محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن علي بن رئاب، عن أبي عبيدة وزرارة جميعاً، عن أبي جعفر عليه السلام قال: لما قتل الحسين عليه السلام أرسل محمد بن الحنفية إلى علي بن الحسين عليه السلام فخلا به فقال له: يا ابن أخي قد علمت أن رسول الله صلى الله عليه وآله دفع الوصية والإمامة من بعده إلى أمير المؤمنين عليه السلام ثم إلى الحسن عليه السلام، ثم إلى الحسين عليه السلام وقد قتل أبوك رضي الله عنه وصلى على روحه ولم يوص وأنا عمك وصنو أبيك وولادتي من علي عليه السلام في سني وقديمي أحق بها منك في حداثتك، فلا تنازعني في الوصية والإمامة ولا تحاجني، فقال له علي بن الحسين عليه السلام: يا عم اتق الله ولا تدع ما ليس لك بحق إني أعظك أن تكون من الجاهلين، إن أبي يا عم صلوات الله عليه أوصى إلي قبل أن يتوجه إلى العراق وعهد إلي في ذلك قبل أن يستشهد بساعة وهذا سلاح رسول الله صلى الله عليه وآله عندي؛ فلا تتعرض لهذا، فإني أخاف عليك نقص العمر وتشتت الحال، إن الله عز وجل جعل الوصية والإمامة في عقب الحسين عليه السلام فإذا أردت أن تعلم ذلك فانطلق بنا إلى الحجر الأسود حتى نتحاكم إليه ونسأله عن ذلك، قال أبو جعفر عليه السلام: وكان الكلام بينهما بمكة، فانطلقا حتى أتيا الحجر الأسود، فقال علي بن الحسين لمحمد بن الحنفية: ابدأ أنت فابتهل إلى الله عز وجل وسله أن ينطق لك الحجر ثم سل، فابتهل محمد في الدعاء وسأل الله ثم دعا الحجر، فلم يجبه فقال علي بن الحسين عليه السلام: يا عم لو كنت وصياً وإماماً لأجابك. قال له محمد: فادع الله أنت يا ابن أخي وسله، فدعا الله

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ: أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ وَ مِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مَنِ الْوَصِيُّ وَالْإِمَامُ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: فَتَحَرَّكَ الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: فَانْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز خلوت میں امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے پسر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المومنین کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور رحمت ہو ان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وصی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا چچا ہوں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امرِ وصیت اور امرِ امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ ہو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہو ان پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے۔ اور حال تباہ نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسینؑ میں قرار دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجر اسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کرائیں اور اس بارے میں سوال کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ جب حجر اسود کے پاس آئے تو علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ حجر اسود کو ناطق کر دے پس محمد نے ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر آپ وصی و امام ہوتے تو یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطہ سے جس نے قرار دیا۔ تجھ میں میثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام لوگوں کے میثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد وصی اور امام کون ہے راوی کہتا ہے کہ حجر کو اس زور سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔ خدایا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہو گئے

ایسی ہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے زرارہ سے اس نے امام جعفر صادق سے بیان کی ہے۔

٦ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَ لَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئاً مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَالِمِ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْحَسَنِ.

فَأَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلَىٰ مَوْلَاكَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِي: أُدْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِفٍ شَدِيدِ الْاِجْتِهَادِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابَةُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، فَقَالَ: أَمَرَرْتَ بِابْنِي مُحَمَّدٍ؟ قُلْتُ: بَدَأْتُ بِكَ، فَقَالَ: سَلْ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ، فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِي وِزْرٌ عَلَيْهِ وَ عُقُوبَةٌ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاحِدَةٌ، فَقُلْتُ: مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ: قَدْ مَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَ نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَمْسَحُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثِنْتَانِ، فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي أَكْلِ الْجِرِّيِّ أَحَلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ نَعَافُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ النَّبِيذِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا نَشْرَبُهُ.

فَقُمْتُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ: هٰذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلَىٰ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَنَظَرْتُ إِلَىٰ جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: مَنْ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ، فَقُلْتُ: قَدْ أَتَيْتُهُ فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئاً فَرَفَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فَقَالَ: ائْتِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ، فَلَامَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضْرَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ الْقَوْمَ(٢) إِنَّمَا مَنَعَهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ الْحَسَدُ، فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ إِيَّاهُ أَرَدْتُ.

فَمَضَيْتُ حَتَّىٰ صِرْتُ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ فَقَرَعْتُ الْبَابَ، فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَدْهَشَنِي، فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَىٰ مُصَلًّى بِلَا مِرْفَقَةٍ وَلَا بَرْدَعَةٍ، فَابْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ غُلَامُهُ يَقُولُ